4 مالی خدمات تک رسائی میں توسیع

اسٹیٹ بینک تمام متعلقہ فریقوں کے تعاون سے بازار کی بنیاد پر شمولیتی مالی نظام وضع کرنے کے لیے کام کر رہا ہے، تاکہ معیشت کے تمام اجزا، بالخصوص زرعی، خرد مالکاری، چھوٹے اور درمیانے درجے کے کاروبار اور کم لاگت کی ہاؤسنگ جو تجارتی اعتبار سے کم پُرکشش لیکن تزویراتی طور پر اہم ہیں، کی مالی ضرورتوں کو پورا کیا جاسکے۔ مالی سال16ء کے دوران مرکزی بینک نے متعدد پالیسی فیصلے اور ضوابطی اقدامات کیے۔ جس کا مقصد معاشرے کے ایسے افراد جنہیں اب تک بینکاری سہولتیں میسر نہیں یا وہ بینکاری نظام میں شمولیت کی سکت نہیں رکھتے، انہیں مالی نظام میں شامل کرنے کے لیے اس کی وسعت میں اضافے کے لیے ساز گار ماحول وضع کرنا ہے۔

4.1 مالی شمولیت کی قومی حکمت عملی (این ایف آئی ایس)

گذشتہ برس منظور اور اختیار کی جانے والے حکمت عملی کا مقصد بالغ افراد کی باضابطہ مالی نظام تک رسائی میں اضافہ کر کے اسے 2020ء تک 50 فیصد کی سطح پر لانا ہے۔ این ایف آئی ایس درج ذیل ترجیحی امور کا احاطہ کرتی ہے، 1) ڈیجیٹل مالی خدمات اور ادائیگی کے نظام، 2) خرد مالکاری، زرعی مالکاری، اور مکاناتی مالکاری، 3) ایس ایم ای مالکاری، 4) اسلامی مالکاری، 5) مالی خواندگی اور تحفظِ صارف، 6) بیمہ اور، 7) پنشنز۔ اس حکمت عملی پر عملدرآمد کے لیے سرکاری اور نجی شعبے دونوں کے متعلقہ فریقوں کی شراکت سے تعاون کا ایک فریم ورک وضع کیا گیا ہے، جو کہ درج ذیل انتظامی اداروں پر مشتمل ہے۔

- این ایف آئی ایس کونسل، جس کے سربراہ وفاقی وزیر خزانہ ہیں۔ پاکستان کے مالی شمولیت کے اہداف اور وژن کے حصول کے لیے یہ بنیادی پلیٹ فارم ہے۔
- این ایف آئی ایس اسٹیرنگ کمیٹی، جس کے سربراہ اسٹیٹ بینک کے گورنر ہیں۔ یہ کمیٹی اس حکمت عملی پر مجموعی طور پر عملدرآمد کی ذمہ دار ہے۔

چنیدہ امور کے لیے قائم کردہ تکنیکی کمیٹیوں (ٹی سیز) میں نجی شعبے، وزراء، سرکاری محکمے، ضوابطی ادارے، انجمنیں اور نیٹ ورکس شامل ہیں جن کا مقصد این ایف آئی ایس کے اہداف کے حصول کے لیے اسٹیرنگ کمیٹی کو منصوبوں کی نشاندہی کرنا، تکنیکی مسائل حل کرنا اور حل تجویز کرنا ہے۔

4.1.1 مالی شمولیت کی قومی حکمت عملی کا ایکشن پلان

ان کمیٹیوں کو مزید 18 ورکنگ گروپس میں منقسم کیا گیا ہے، جس کا مقصد ایکشن پلانز کو مستحکم کرنے کے لیے مرتکز اور جامع غور و فکر ہے۔ متعدد اجلاسوں کے بعد یہ تکنیکی کمیٹیاں جامع اقدامات پر متفق ہو چکی ہیں۔ اس سلسلے کی سرگرمیاں تقریباً 100 اقدامات پر مشتمل ہیں، جنہیں 5 موضوعاتی زمروں میں تقسیم کیا گیا ہے۔

- قانونی، ضوابطی اور پالیسی اصلاحات
- مالی، ادائیگی اور معلوماتی ٹیکنالوجی انفراسٹرکچر
- خطرے میں شراکت کی سہولتیں
- مالی خدمات کے فراہم کنندگان، کلائنٹس اور صنعت کی استعداد کاری
- بازار کی ترقی اور مالی استعداد کاری کی سطح میں اضافہ

4.1.2 مالی شمولیت کی قومی حکمت عملی پر عملدرآمد کے اقدامات

سال کے دوران مالی شمولیت کی قومی حکمت عملی (این ایف آئی ایس) پر عملدرآمد کے لیے کیے جانے والے اقدامات درج ذیل ہیں۔

آسان اکاؤنٹ متعارف کرانا

بینک اکاؤنٹ نہ رکھنے والے اور آبادی کے محروم طبقات کو بنیادی مالی خدمات تک رسائی میں اضافے کے لیے اور این ایف آئی ایس کے اہداف کے حصول کے لیے کم خطرے کا حامل "آسان اکاؤنٹ" متعارف کرایا گیا تھا، جس میں کم از کم ابتدائی ڈپازٹ کی حد (100 روپے) اور ماہانہ ڈپازٹ حد 5 لاکھ روپے جبکہ قرض کی حد بھی 5 لاکھ روپے مقرر کی گئی تھی۔ یہ اقدام اسٹیٹ بینک کی جانب سے ہدایات کے اجرا کے بعد 2 سہ ماہیوں کے اندر ہی کھاتوں میں 1.13 ملین کے اضافے پر منتج ہوا۔

جدول 4.1: بلا دفتر بینکاری کے کاروبار میں نمو کو ظاہر کرنے والے کلیدی اظہاریے

اظہاریے	جنوری تا مارچ-16ء	اپریل تا جون-16ء	نمو
ایجنٹس کی تعداد	341,403	346,716	1.56%
سہ ماہی کے آختتام پر امانتوں کا حجم (ملین روپے)	10,885	13,734	26.18%
لین دین کی تعداد ('000')	115,927	118,772	2.45%
لین کی مالیت (ملین روپے)	509,126	543,609	6.77%
لین دین کا اوسط حجم (روپے)	4,392	4,577	4.21%
روزمرہ لین دین کی اوسط	1,288,083	1,319,684	2.45%
کھاتوں کی تعداد	13,673,442	14,576,387	6.60%
کھاتوں میں امانتوں کی اوسط (روپے)	796	942	18.37%

بلا دفتر بینکاری (بی بی)

بلا دفتر بینکاری یا برانچ لیس بینکنگ (بی بی) ایسے لاکھوں افراد کے لیے بنیادی بینکاری خدمات تک رسائی کا آسان ذریعہ بن کر سامنے آئی ہے، جنھیں بینکاری کی سہولت میسر نہیں یا کم دستیاب ہیں۔ بلا دفتر بینکاری کی نمو میں مسلسل اضافہ ہو رہا ہے اور اب یہ ملک کے تقریباً تمام اضلاع میں پھیل چکی ہے۔ 30 جون 2016ء تک 9 اداروں کی جانب سے 34 ہزار 716 ایجنٹوں کی مدد سے کی جانے والی بلا دفتر بینکاری کے ذریعے لاکھوں افراد جو بینکاری سہولتوں سے محروم ہیں یا جنھیں یہ سہولتیں کم میسر ہیں بنیادی بینکاری خدمات سے مستفید ہوئے۔ سہ ماہی میں بی بی کے تحت ہونے والے لین دین کا حجم 118 ملین ٹرانزیکشنز رہا جبکہ اس کی مالیت 543 ارب روپے رہی۔ 30 جون 2016 تک موبائل والٹس (بلا دفتر بینکاری اکاؤنٹس) کی تعداد 14.6 ملین ہو چکی ہے۔ **جدول 4.1** میں کلیدی اظہاریے دیے گئے ہیں جن سے برانچ لیس بینکاری میں نمو کی عکاسی ہوتی ہے۔ بلا دفتر بینکاری کی ضوابطی فضا کو مزید مستحکم کرنے کے لیے سال کے دوران درج ذیل ضوابط جاری ہوئے:

- بلا دفتر بینکاری ضوابط (نظر ثانی شدہ)
- بلا دفتر بینکاری کا انتظام اور ایجنٹ کے حصول کا فریم ورک
- ضوابط برائے موبائل بینکاری انٹر آپریبلٹی

4.2 زرعی مالکاری

زرعی مالکاری میں مستحکم نمو جاری رہی کیونکہ مجموعی طور پر منفی نمو کے باوجود اس شعبے کو فراہم کی جانے والی رقم میں 16 فیصد اضافہ ہوا، بالخصوص کپاس کی پیداوار میں بڑی حد کمی کی وجہ سے۔ بینکوں نے 598.3 ارب روپے کے زرعی قرضے فراہم کیے، جس کے ذریعے انہوں نے زرعی قرضوں کے سالانہ ہدف 600 ارب روپے کو 99.7 فیصد تک حاصل کر لیا۔ سال کے دوران بینکوں کے نئے زرعی قرض گیروں میں 2 لاکھ کا اضافہ ہوا، جس سے مجموعی تعداد 2.4 ملین کی شاندار حد تک پہنچ گئی۔

یہ امر خاصا خوش آئند ہے اور اس سے مالی شمولیت کی قومی حکمت عملی کے اہداف کے حصول میں مدد ملے گی۔ سال کے دوران اسٹیٹ بینک نے بینکوں کو معقول ضوابط، رہنما خطوط اور ترغیبات کے ذریعے اس شعبے میں نفوذ بڑھانے کے لیے ہدایات جاری رکھیں۔ سال کے دوران اسٹیٹ بینک کی جانب سے کیے جانے والی بڑے اقدامات

میں چھوٹے اور پسماندہ کسانوں کے لیے قرضہ ضمانت اسکیم پر عملدرآمد، گلہ بانی اور فصلی قرض بیمے کی اسکیم پر کامیابی سے عملدرآمد، زرعی قدری زنجیر میں مالکاری کے قومی منصوبے کا آغاز، استعداد کاری اور آگہی کے پروگرامز اور زرعی قرضوں کی فراہمی کے اہداف کی کڑی نگرانی وغیرہ شامل ہیں۔

زرعی مالکاری میں نجی بینکوں کی دلچسپی میں اضافے کا رجحان دیکھنے میں آرہا ہے، سال کے دوران زرعی شعبے کے قرض میں ان کا حصہ 20.6 فیصد تک بڑھ گیا۔ یہ نمو صرف بڑے کمرشل بینکوں تک محدود نہیں کیونکہ چھوٹے بینک، خرد مالکاری بینک اور اسلامی بینکوں نے بھی زرعی مالکاری کو قابل عمل کاروبار کے طور پر شروع کردیا ہے۔ زرعی مالکاری میں یہ اضافہ اس شعبے میں نجی کمرشل بینکوں کی دلچسپی کے بغیر نہیں ہوسکتا تھا۔ **باکس 4.1** میں سال کے دوران زرعی مالکاری کے فروغ کے لیے کیے جانے والے کلیدی اقدامات درج ہیں۔

باکس 4.1 زرعی بینکاری کے فروغ کے لیے اقدامات

م س16ء کے دوران ملک میں زرعی / دیہی مالکاری کے فروغ کے لیے کیے جانے والی کلیدی اقدامات درج ذیل ہیں۔

- **چھوٹے اور پسماندہ کسانوں کے لیے قرضہ ضمانت اسکیم پر عملدرآمد:**

چھوٹے اور پسماندہ کسانوں کے لیے قرضہ ضمانت اسکیم پر عملدرآمد حکومت کی میزانیے کے اعلان کے مطابق ہے۔ اس اسکیم کے تحت 14 مالی اداروں کو ملک بھر (چاروں صوبوں، فاٹا، آزاد جموں کشمیر اور گلگت بلستان) میں 20 ہزار قرض گیروں کو 2 ارب روپے کے قرض کی فراہمی کے اہداف دیے گئے تھے۔ اس اسکیم کا مقصد مالی اداروں کو ان چھوٹے کاشتکاروں کو قرض کی فراہمی کی جانب راغب کرنا ہے جن کے پاس اپنے جاری سرمائے کی ضروریات کو پورا کرنے کے لیے معقول رہن (جو کہ بینکوں کے لیے قابل قبول ہو) نہیں ہوتا۔

- **معیاری ضوابط برائے فصلی قرض بیمہ اسکیم اور گلہ بانی قرضہ بیمہ**

بینکوں کے پریمیم سبسڈی کلیمز کی تصدیق کے عمل کو سادہ اور شفاف بنانے کے لیے فصلی قرض بیمہ اسکیم اور گلہ بانی قرضہ بیمہ پر معیاری ضوابط وضع کیے گئے۔

- **قدری زنجیر کی رپورٹوں کی اشاعت اور قومی سطح پر قدری زنجیر مالکاری کا آغاز**

مرکزی بینک نے ملک میں چھ قدری زنجیروں پر رپورٹیں شائع کی ہیں، جن میں 1) آلو، 2) تمباکو، 3) بڑا گوشت، 4) ڈیری، 5) باسمتی چاول اور 6) آب کاشت اور فارم ماہی گیری شامل ہیں۔ ان رپورٹوں کا مقصد قدری زنجیر میں مالکاری کے ذریعے زراعت میں اضافے کے لیے مالی اداروں میں مخصوص قدر زنجیروں کی حرکیات کے بارے میں زیادہ تفہیم پیدا کرنا ہے۔ اس حکمتِ عملی کے تحت اسٹیٹ بینک نے کامیابی سے زرعی قدری زنجیر میں مالکاری کا آغاز کیا، جس کے تحت اسٹیٹ بینک نے م س16ء میں 11 بینکوں / خرد مالکاری بینکوں کو 5.8 ارب روپے کی رقم فراہم کرنے کے اہداف دیے تھے۔ قدری زنجیر مالکاری کے تحت قرض گیروں کی تعداد کا ہدف 13،412 رکھا گیا تھا۔

- **زرعی پیداوار اکائی کی قدر میں اضافہ**

زراعت کی لاگت میں اضافے کے نتیجے میں کاشتکاروں کی مالی ضروریات پوری کرنے کے لیے زرعی پیداوار اکائی (Produce Index Unit - PIU) کی قدر کو 2 سے بڑھا کر 4 ہزار کردیا گیا ہے جس کے ذریعے وہ اتنی ہی زمین کے عوض زیادہ قرض لے سکتے ہیں۔

- **ورکشاپس / تربیتیں اور آگاہی استعداد کاری کے ادوار**

- ادارہ خوراک وزراعت (ایف اے او) کے اشتراک سے ویئرہاؤس رسیٹ فنانسنگ، زرعی قرض کی تجزیہ کاری اور کسانوں کی مالکاری کی بابت تربیت فراہم کنندگان کی تربیت (ٹی او ٹی) کا انعقاد کراچی اور لاہور میں کیا گیا، جس میں بین الاقوامی ماہرین نے 120 بینکاروں کو تربیت فراہم کی۔
- زرعی مالکاری کے حوالے سے بہترین بین الاقوامی روایات سے سیکھنے کے لیے سال کے دوران سیکھنے کے 3 مبادلاتی پروگراموں (ایل ایل پیز) کا انعقاد بالترتیب اے پی آر اے، اے ایف آر اے سی اے اور ایف اے او کے اشتراک سے کیا گیا۔ ای یل پیز میں شرکت کے لیے بینکوں اور اسٹیٹ بینک کے 25 افسران نے فلپائن، کینیا، نیدرلینڈ اور سربیا کے دورے کیے۔

- اسٹیٹ بینک نے ویئرہاؤس رسیٹ فنانسنگ اور ویلیو چین مالکاری کے بارے میں 2 راہنمائی سیمینار منعقد کیے جن کا مقصد بینکاری صنعت میں کامیاب مثالیں پیش کرکے زرعی قرضہ فراہم کرنے والے بینکوں کو قرض گاری کے نئے اور اختراعی طریقوں سے آگاہ کرنا تھا۔

ملک بھر میں زراعت کے شعبے سے منسلک اضلاع میں کسانوں کی مالی خواندگی و آگہی کے لیے 8 پروگرام (ایف ایف ایل پی) منعقد کیے گئے۔ ان پروگراموں میں اسٹیٹ بینک کے 300 سے زائد فیلڈ افسران نے کسانوں کے ہمراہ کسانوں کی مالی خواندگی کے لیے تربیت حاصل کی۔

4.3 خرد مالکاری

سال کے دوران خرد مالکاری بینکوں (ایم ایف بیز) کا جزدان قرض 60 فیصد اضافے کے ساتھ جون 2016 کے اختتام پر 72.8 ارب روپے تک پہنچ گیا، جبکہ گذشتہ سال کے اختتام پر اس کا حجم 45.5 ارب روپے تھا۔ رسائی میں بھی 31 فیصد کی مستحکم نمو کے ساتھ قرض گیروں کی تعداد بڑھ کر 1.7 ملین سے بھی تجاوز کر چکی ہے۔

م س16 میں ایم ایف بیز نے 6 ارب روپے کی تازہ ایکویٹی کا ادخال کیا، جو کہ سال کے دوران 22.7 ارب روپے تک بڑھ گئی۔ اضافہ شدہ سرمایہ بنیاد نہ صرف خرد مالکاری بینکوں کی ادائیگی قرض کی صلاحیت کی سطحوں میں خاطر خواہ بہتری لانے کا موجب بنی بلکہ اس کے باعث ان کے اضافے کی استعداد اور اضافہ شدہ سرمایہ بنیاد کو سہارا دے ملا۔ سال کے اختتام پر امانتیں بھی 67 فیصد کے متاثر کن اضافے کے ساتھ 87 ارب روپے تک پہنچ گئیں۔ اسی طرح خرد مالکاری بینکوں کے ڈپازٹرز کی تعداد میں اضافے سے ان کی تعداد گذشتہ برس کے اختتام پر 11.6 ملین سے بڑھ کر 12.8 ملین ہو چکی ہے۔

جدول 4.2: خرد مالکاری بینکاری اظہاریے (ارب روپے)

اظہاریے	جون15ء	جون16ء
قرض گیروں کی تعداد (ملین)	1.30	1.70
مجموعی قرض کا جزدان	45.58	72.86
امانتیں	52.02	87.02
امانتکاروں کی تعداد (ملین)	11.60	12.78
ایکویٹی	16.63	22.68
اثاثے	82.53	133.32
قرضے	8.95	14.58
غیر فعال قرضے	1.76%	1.28%

ماخذ: شعبہ زرعی قرض و خرد مالکاری، اسٹیٹ بینک

باکس 4.2: خرد مالکاری بینکوں کے فروغ کے لیے اقدامات

- خرد مالکاری بینکوں کے لیے بہتر کارپوریٹ گورننس فریم ورک

قانونی اور ضوابطی فریم ورک پر عملدرآمد یقینی بنانے کے لیے گورننس فریم ورک کو مزید مستحکم کیا گیا۔ نئی ہدایات کے تحت خرد مالکاری بینکوں پر نئے صدور، بورڈ ارکان اور کلیدی منتظمین کی تعلیمی اور مالکانہ موزونیت کی توثیق کے لیے (E-4) حلف نامہ جمع کرانے کی اضافی شرط عائد کر دی گئی ہے۔

سندھ کے خرد مالکاری بینکوں کے آپریشنز کا آغاز

اکتوبر 2015ء میں صوبے بھر میں کام کرنے کا لائسنس ملنے کے بعد سندھ مائیکروفنانس بینک نے م س16ء کی آخری سہ ماہی کے دوران اپنے بینکاری آپریشنز کا آغاز کیا جس کے بعد خرد مالکاری بینکوں کی کُل تعداد 11 ہو گئی۔ سندھ مائیکروفنانس بینک سے دیہی سندھ میں مالی خدمات تک رسائی کو بہتر بنانے میں اہم کردار ادا کرنے کی توقع ہے۔

- **ڈجیٹل قرض گاری میں معاونت**

دو خرد مالکاری بینکوں کو اجازت دی گئی کہ وہ بلا دفتر بینکاری کے ان موجودہ صارفین کو ڈجیٹل قرضہ دے سکتے ہیں جنہیں برانچوں تک رسائی حاصل نہیں تاکہ انہیں رقوم ہاتھ کے ہاتھ مل جائیں جبکہ تمام خرد مالکاری بینکوں سے مجموعی انکشاف (ایک قرض گیر فرد کے لیے) زیادہ سے زیادہ 30 ہزار روپے ہے۔ قرضے کی ڈجیٹائزیشن سے طویل کاغذی کارروائی کم ہو جائے گی اور قرضے کی فراہمی کے لیے درخواستوں پر کارروائی کا وقت بھی گھٹ جائے گا۔

- **قرض میں اضافے کی سہولتیں**
  - 2008ء میں ڈی ایف آئی ڈی کی مدد سے چلنے والے مالی شمولیت کے پروگرام کے تحت قرضے میں اضافے کی سہولت کے لیے 15 ملین پاؤنڈز کی لاگت سے مائیکرو فنانس کریڈٹ گارنٹی فیسلٹی (ایم سی جی ایف) قائم کی گئی تھی۔ اس پروگرام کے تحت بینکوں کو اوّل 25 فیصد نقصان اور 40 فیصد پر جزوی ضمانت (مساوی) کا تحفظ ملتا ہے۔ اب تک کمرشل بینکوں، سرمایہ بازاروں اور خردہ سرمایہ کاروں سے 20 ارب روپے (145 ملین پاؤنڈز) کی رقوم 8 لاکھ قرض گیروں کو فراہم کرنے کے لیے حاصل کی گئی ہیں، اور ایم سی جی ایف کے تحت اس ضمن میں 53 ضمانتوں کا اجرا ہو چکا ہے۔
  - 2010ء میں 13 ملین پاؤنڈز کی لاگت سے قرضہ ضمانت اسکیم (سی جی ایس) قائم کی گئی تھی۔ اس سہولت کا مقصد چھوٹے اور دیہی علاقوں کے کاروباری اداروں کی قرضوں تک رسائی میں اضافہ کرنا تھا۔ اب تک اس اسکیم میں شامل بینکوں نے 20 ہزار سے زائد چھوٹے اور دیہی علاقوں کے کاروباری اداروں کو 4.573 ارب روپے (33 ملین پاؤنڈز) کے قرضے جاری کیے ہیں اور بینک نے خطرات سے تحفظ کے لیے 1.822 ارب روپے (13.2 ملین پاؤنڈز) کی ضمانتیں جاری کی ہیں۔

- **بہت چھوٹے (خرد) کاروباری اداروں کا قرض گاری ورکشاپ**

برطانوی محکمے ڈی ایف آئی ڈی کے اشتراک سے اسٹیٹ بینک اور بین الاقوامی مالی کارپوریشن (آئی ایف سی) نے مشترکہ طور پر ورکشاپ کا انعقاد کیا۔ اس ورکشاپ میں خرد مالکاری بینکوں کے کے سی ای اوز / صدور نے اپنے کلیدی عہدیداروں کے ہمراہ شرکت کی۔ اس تقریب کا مقصد شرکا کو بہت چھوٹے کاروبار کے لیے قرض کی فراہمی سے متعلق ضروریات / مسائل اور خدشات کی بابت آگاہی فراہم کرنا اور خرد مالکاری بینکوں کو اپنے داخلی کنٹرول اور انتظام خطر روایات مستحکم کرنے کی ضرورت پر زور دیا جانا تھا تاکہ اس زمرے میں اسلامی اور روایتی بینکاری دونوں فریم ورک کے ذریعے قسمت آزمانے کا تسلسل برقرار رہے۔

4.4 چھوٹے اور درمیانے درجے کے کاروباری اداروں (ایس ایم ایز) کی مالکاری

چھوٹے اور درمیانے درجے کے کاروبار ملازمت کے مواقع پیدا کرکے اور غربت کا خاتمہ کے ذریعے بڑی حد تک معاشی اور سماجی ترقی میں کردار ادا کرتے ہیں۔ عمومی طور پر پاکستان میں مالی شعبے کا نفوذ بہت کم رہا اور ایس ایم ایز کا معاملہ مختلف نہیں ہے۔ اس کی اہم وجہ بینکوں کی جانب سے چھوٹے اور درمیانے درجے کے کاروباری اداروں کو قرض کی فراہمی میں ہچکچاہٹ ہے۔ اس ہچکچاہٹ کے پیچھے کئی عوامل کارفرما ہیں، جن میں زائد خطرے کا تصور اور لین دین کی زائد لاگت شامل ہیں۔ ساتھ ہی کم طلبی کے مسائل بھی اہم ہیں جو کہ ایس ایم ایز کی جانب سے کم مالی استعمال پر منتج ہوئے۔ مالی خواندگی کی پست سطح، باضابطہ مالکاری تک رسائی کے لیے لین دین کی منسلکہ زائد لاگت اور غیر موزوں مصنوعات جو کہ ایس ایم ایز سے میل نہیں کھاتیں ان مسائل میں شامل ہیں۔

ایس ایم ایز کو درپیش متذکرہ دشواریوں کے باوجود سال کے دوران اس شعبے کی واجب الادا قرضے 14 فیصد کے اضافے کے ساتھ 297 ارب روپے ہو چکے ہیں۔ 2015ء کے مقابلے میں 2016ء میں ایس ایم ای قرض گیروں کی تعداد میں 8 فیصد کا اضافہ ہوا، جس کے ساتھ یہ تعداد بالترتیب 152495 سے بڑھ کر 164733 ہو گئی۔ ایس ایم ای شعبے کے غیر فعال قرضے بھی جون 2015ء کے مقابلے میں جون 2016ء میں بالترتیب 31.36 فیصد سے کم ہو کر 27.41 فیصد ہو گئے ہیں۔

باکس 4.3: ایس ایم ای مالکاری کو فروغ دینے کے لیے بڑے اقدامات

- ایس ایم ای مالکاری کے اہداف متعارف کرانا: مالی شمولیت کی قومی حکمت عملی کے تحت بینکوں کے لیے ایس ایم ای مالکاری کی بابت اہداف متعارف کرائے گئے۔ ان اہداف کی باقاعدگی سے نگرانی ہوگی اور بینکوں کی جانب سے اہداف حاصل نہ کرپانے کی صورت میں انہیں وضاحت دینی ہوگی۔ مذکورہ اہداف بینکوں کو ایس ایم ای مالکاری سے متعلق استعدادکاری اور ایس ایم ای شعبے میں نفوذ بڑھانے کی بابت درکار قوت فراہم کریں گے۔
- نظر ثانی شدہ محتاطیہ ضوابط برائے ایس ایم ای مالکاری کا اجرا: ایس ایم ای منڈی کی تبدیل ہوتی ضروریات کے مطابق ایس ایم ای مالکاری ضوابط کی فضا کو بہتر بنانے اور ایس ایم ایز کو قرض کی سہولتوں تک رسائی بہتر بنانے کی بابت مالی اداروں کو تقویت دینے کے لیے اسٹیٹ بینک نے مئی 2016ء میں محتاطیہ ضوابط برائے ایس ایم ایز میں ترامیم کیں۔
- محفوظ لین دین کے فریم ورک کو تقویت: سال کے دوران محفوظ لین دین ایکٹ کا نفاذ ایک بڑی پیش رفت ہے، جس سے ایس ایم ایز کو باضابطہ مالی نظام تک رسائی میں بہت مدد ملے گی۔ اس ایکٹ نے منقولہ اثاثوں کے اندراج کے لیے فریم ورک فراہم کیا، جس سے بالخصوص ایس ایم ایز کو اپنے اندراج شدہ منقولہ اثاثوں کے عوض مالکاری کے حصول میں مدد ملے گی۔ اب محفوظ لین دین ایکٹ کے نفاذ کے بعد محفوظ برقی لین دین رجسٹری کے قیام پر کام کا آغاز ہو رہا ہے۔

- چھوٹے اور دیہی کاروباری اداروں کے لیے قرضہ ضمانت اسکیم (سی جی ایس)

یہ اسکیم 2010ء میں ڈی ایف آئی ڈی کی شراکت سے شروع کی گئی تھی۔ اس کے تحت بینک چھوٹے اور دیہی کاروباری اداروں کو قلیل و وسط مدتی قرضوں پر نقصانات سے 40 فیصد تک کا تحفظ فراہم کرتے ہیں۔ اس اسکیم سے صرف نئے اور بلا رہن قرض گیر مستفید ہوتے ہیں۔ اسکیم کے اثر کو بڑھانے کے لیے جولائی 2015ء میں مخصوص شعبہ جاتی تصور متعارف کرایا گیا، جس کے تحت اس میں شامل مالی اداروں پر 30 فیصد مختص حد تک نشاندہی شدہ مخصوص شعبوں میں قرض گاری کرنے کی شرط عائد کی گئی تھی۔ ہر سال مخصوص قرض گاری میں اضافہ ہو گا۔ اس امر کو متعارف کرانے کا بنیادی مقصد اسکیم کے تحت زیادہ مرتکز قرض گاری کی حوصلہ افزائی کرنا تھا۔

- سندھ میں چاول صاف کرنے والی ملز کی قرضہ ضمانت اور خطرے کی شراکتی اسکیم: یہ اسکیم مخصوص طور پر سندھ کی چاولوں کی ملز کے لیے ہے تاکہ وہ بی ایم آر منصوبوں کی ہامی بھر سکیں۔ اس سہولت کے تحت سندھ حکومت صوبے میں چاول صاف کرنے والی ملز کو دیے جانے والے قرضوں پر مارک اپ زرِ اعانت اور 30 فیصد تک خطرے سے تحفظ فراہم کرتی ہے۔ بینکوں کو مراعات دے کر اسکیم کو فروغ دینے کی کوششوں میں اضافے کے لیے مئی 2016ء میں سندھ حکومت نے اس میں شامل اداروں کے مارک اپ حصے کو 2.75 فیصد سے بڑھا کر 4.25 فیصد کر دیا۔

ای ایف ایس کے تحت چھوٹے اور ایس ایم ای بر آمد کنندگان کے لیے خصوصی مراعات: چھوٹے اور درمیانے درجے کے کاروباری اداروں کی اہمیت کو تسلیم کرتے ہوئے ای ایف ایس میں چھوٹے اور درمیانے درجے کے کاروباری اداروں کا حصہ بڑھانے کے لیے شراکتی بینکوں اور ایس ایم ای بر آمد کنندگان کے لیے خصوصی مارک اپ شرح کی مراعات متعارف کی گئی تھی۔ ایس ایم ایز کو قرض کے عوض بینکوں کی تفاوت میں 2 فیصد کا اضافہ ہوا، جبکہ ای ایف ایس حصہ دوم کے تحت بر آمدی کارکردگی کی ہر سطح کے لیے بر آمدات کی بلند سطح حاصل کرنے والے چھوٹے اور درمیانے درجے کے کاروباری اداروں کے لیے مارک اپ کی شرح پر ریبیٹ میں 0.5 فیصد کا اضافہ ہوا۔ مزید بر آں بینکوں کو ای ایف ایس کے تحت دستیاب قرضوں کی کُل حد میں سے چھوٹے اور درمیانے درجے کے کاروباری اداروں کے لیے کم از کم 10 فیصد مختص کرنے کی ہدایت کی گئی ہے۔

چھوٹے اور درمیانے درجے کے کاروباری اداروں کو جدت بخشنے کے لیے نومالکاری کی سہولت: یہ چھوٹے اور درمیانے درجے کے کاروباری اداروں کو فراہم کی جانے والی قلیل و وسط مدتی مالکاری ہے، تاکہ یہ ادارے اپنے موجودہ یونٹس کو جدت بخشیں اور چھوٹے اور درمیانے درجے کی نئی ملز / یونٹس لگا کر معیاری اشیاسازی کریں۔ اس سہولت کے تحت بی ایم آر کے لیے زیادہ سے زیادہ 10 برسوں کے لیے رعایتی نرخوں پر اندرون ملک یا بیرونی ملک سے نئی مشینری خریدنے کے لیے مالکاری دستیاب ہوتی ہے۔ م س16ء کے دوران صوبائی حکومتوں کی شراکت سے ان مخصوص شعبوں کے لیے اس اسکیم کو مزید بہتر طور پر شروع کرنے کی کوشش کی گئی، جو کہ ان متعلقہ صوبوں میں غالب ہیں۔ صوبائی حکومتوں سے رابطے کا مقصد مالی اداروں کو مارک اپ پر رعایت دلانا تھا تاکہ چھوٹے اور درمیانے درجے کے کاروباری اداروں کو قرض گاری بڑھانے میں ان کی کوششوں کی حوصلہ افزائی ہو سکے۔

بینکوں / ترقیاتی مالی اداروں کو غیر ملکی بینکوں کی جوابی ضمانت پر ضمانتوں کا اجرا: سال کے دوران بینکوں اور ترقیاتی مالی اداروں (ڈی ایف آئیز) کو بے درجہ اور درجہ اوّل سے کم تر بینکوں / ڈی ایف آئیز کی جوابی / تواتر کے ساتھ ضمانتوں پر 5 لاکھ ڈالر تک کی ضمانتیں جاری کرنے کی اجازت دی گئی۔ اس سے بینک کاروباری منتظم کی رغبت کے مطابق ان کے چھوٹے کاروباری اداروں کی ضروریات پوری کرنے کے قابل ہو جائیں گے۔ کسی بھی موقع پر ایسی تمام ضمانتوں کی مجموعی مالیت کو بینک / ڈی ایف آئی کی اپنی ایکویٹی کے 5 فیصد تک پہنچنے پر منجمد کر دیا گیا۔ مزید بر آں، بینکوں کو یہ ہدایت بھی کی گئی کہ ایسی جوابی ضمانتوں کی منظوری بورڈ آف ڈائریکٹرز (بی او ڈیز) سے لی جائے۔

وزیر اعظم کی نوجوانوں کے لیے کاروباری قرضہ اسکیم (پی ایم وائی بی ایل): وفاقی حکومت نے پی ایم وائی بی ایل کے ذریعے بینکوں کو اپنی رسائی بڑھانے اور چھوٹے اور درمیانے کے درجے کے نئے کاروباری افراد بالخصوص چھوٹے کاروباری اداروں کے حصول کا موقع فراہم کیا۔ اسٹیٹ بینک اس اسکیم کی نگرانی کراتا ہے اور اس کے تحت بینکوں کی کارکردگی کا قریبی جائزہ لیتا ہے۔ اٹھارہ بینک پی ایم وائی بی ایل پر عملدر آمدی ایجنسیوں کے طور پر کام کر رہے ہیں۔ جون 2016ء تک پی ایم وائی بی ایل کے تحت قرض کے حصول کے لیے مجموعی طور پر 71،644 درخواستیں موصول ہوئیں، جن میں سے 61،689 (86 فیصد) درخواستیں مردوں اور 9،955 (14 فیصد) خواتین کی جانب سے دی گئی۔ پی ایم وائی بی ایل کے تحت 8،472 افراد کو 8،145 ملین روپے کی رقم فراہم کی گئی۔ اسٹیٹ بینک کی جانب سے عملدر آمدی ایجنسیوں (ای ایز) کی طرف سے رپورٹنگ کے لیے پی ایم وائی بی ایل خودکار مرکزی پورٹل تشکیل دیا گیا، تاکہ کسی انفرادی یا پی ایم وائی بی ایل کے مختلف ایگزیکیوٹنگ ایجنسیز کے متعدد ضمانت کاروں کی جانب سے ایک سے زائد مرتبہ مالکاری کی روک تھام کی جائے۔

وزیر اعظم کے قومی صحت پروگرام کے تحت نرم شرائط پر قرضے (پی ایم ان ایچ پی): اسٹیٹ بینک نجی اسپتالوں کے لیے حال ہی میں شروع کی جانے والی نرم شرائط پر قرضے کی اسکیم پی ایم ان ایچ پی کی بھی نگرانی کرتا ہے، اس کا مقصد 23 اضلاع کے اسپتالوں کو سہولتیں بہتر بنانے کے لیے معاونت فراہم کرنا ہے، تاکہ ہیلتھ انشورنس کارڈ پر عوام کے محروم طبقات کو علاج کی بہتر سہولتیں مل سکیں۔

ایس ایم ای کے میلے: دوران سال اسٹیٹ بینک نے ایس بی پی بی ایس سی کے تعاون سے 6 میلوں (نمائشوں) کا انعقاد کیا۔ ان تقاریب میں بینکاری صنعت، اسمال اینڈ میڈیم انٹر پرائزز ڈویلپمنٹ اتھارٹی (سمیڈا)، چیمبرز آف کامرس اینڈ انڈسٹریز اور چھوٹے اور درمیانے درجے کے کاروباری اداروں کی بھرپور شرکت دیکھنے میں آئی۔ یہ میلے چھوٹے اور درمیانے درجے کے کاروباری اداروں اور بینکاری شعبے میں میں رابطے کا ذریعہ بنے، جس کے باعث دونوں جانب آگہی میں اضافہ ہوا۔ ان نمائشوں سے بینکوں کو ایس ایم ایز سے متعلق اپنی مصنوعات کی تشہیر کرنے اور مزید بہتری لانے کے لیے ایس ایم ایز کی ضروریات کو بہتر طور پر سمجھنے کا موقع ملا۔

استعداد کار / تربیتی سیشنز: م س16ء کے دوران مختلف پروگراموں بشمول 'ایس ایم ایز کو بینکاری کے قابل بنانا'، ایس ایم ای قدری نجیر کی مالکاری اور ایس ایم ای مالکاری کی بابت ڈی ایف آئیز کے عہدیداروں کے لیے خصوصی تربیتی پروگراموں کا انعقاد کیا گیا۔ اس کے ساتھ چھوٹے اور درمیانے درجے کے کاروباری اداروں میں رقوم کے بہاؤ میں اضافے کے لیے اسٹیٹ بینک کی اسکیموں اور اقدامات کی بابت آگاہی کے فروغ کے لیے

ایس بی پی بی ایس سی کے ملک بھر میں قائم دفاتر میں 'فوکس گروپ' اجلاسوں کے دوران آگہی کے لیے دس سیشنز منعقد کیے گئے۔

4.5 اسٹیٹ بینک کی نومالکاری سہولتیں

برآمد کنندگان کو برآمدات بڑھانے میں سہولت فراہم کرنے کے لیے برآمدات مالکاری اسکیم (ای ایف ایس) کے تحت قرضوں پر مارک اپ کی شرح بتدریج کم کرکے 4.5 فیصد پر لائی گئی، نومبر 2015ء میں ٹیکسٹائل شعبے کے لیے یہ شرح اور بھی کم کرکے 3.5 فیصد کردی گئی۔ یکم جولائی 2016ء سے نافذ کردہ پالیسی کے تحت ای ایف ایس کے تحت مارک اپ شرح تمام شعبوں کے لیے مزید کم کرکے 3 فیصد کردی گئی۔

مزید برآں، ای ایف ایس کے تحت سال 15-2014 کے لیے برآمدات میں مشکلات کا شکار چاول اور چمڑے کے برآمدکنندگان کے لیے برآمدات کی کارکردگی کے ضمن میں 6 ماہ کا اضافی عرصہ فراہم کیا گیا۔ 30 جون، 2016ء کو برآمدات کے زمرے میں واجب الادا مالکاری 203.4 ارب روپے تھی، جو کہ گذشتہ سال سے 6.4 فیصد زیادہ ہے۔

4.5.1 طویل مدتی مالکاری سہولت

برآمدات سے متعلق منصوبوں کے لیے طویل مدتی مالکاری سہولت (ایل ٹی ایف ایف) کے تحت مارک اپ کی شرح 6 فیصد تک کم کردی، ٹیکسٹائل شعبے بشمول اسپننگ اور جننگ کے شعبوں کے لیے مارک اپ شرح 5 فیصد تک کم کردی گئی۔ م س 16ء کے دوران ایل ٹی ایف ایف کے تحت 24.7 ارب روپے کی رقم فراہم کی گئی، جبکہ 30 جون 2016ء تک ایل ٹی ایف ایف کے تحت مجموعی واجب الادا مالکاری 44.1 ارب روپے تھی۔

4.5.2 اسٹیٹ بینک کی دیگر نومالکاری سہولتیں

برآمدکنندگان کی لاگت میں کمی لانے اور ملک کی مجموعی برآمدات کو تقویت دینے کے لیے درج ذیل طویل مدتی اسکیموں میں بھی سالانہ مارک اپ کم کرکے 6 فیصد کردی گئی ہے۔

- زرعی پیداوار کے ذخیرے کے لیے مالکاری کی سہولت
- چھوٹے اور درمیانے درجے کے کاروباری اداروں کو جدت بخشنے کے لیے نومالکاری کی سہولت
- قابل تجدید توانائی کا استعمال کرکے بجلی گھروں کی مالکاری کی اسکیم

4.6 مکاناتی مالکاری کی منڈی

ملک میں مکاناتی مالکاری کی منڈی کے حجم اور نفوذ میں بتدریج اضافہ ہورہا ہے۔ پست شرح سود کی حالیہ فضا نے بھی مکاناتی مالکاری کے شعبے کو دوام بخشا، جو کہ سال کے دوران 17 فیصد (مجموعی واجب الادا میں 9.59 ارب روپے کا متاثر کن اضافہ) کے اضافے سے 65.69 ارب روپے ہوگئے۔ سال کے دوران رقوم کی مجموعی فراہمی میں 22.27 ارب روپے کا اضافہ ہوا، جو کہ گذشتہ 5 برسوں میں سب سے زیادہ ہے۔ غیر فعال قرضوں میں بھی کمی کا رجحان شروع ہوا اور جون 2015ء کے مقابلے میں یہ قرضے 13.48 ارب روپے سے کم ہوکر جون 2016ء میں 12.74 ارب روپے ہوگئے، سال بسال بنیاد پر 5 فیصد کی کمی۔ باکس 4.4 میں سال کے دوران مکاناتی مالکاری کے فروغ کے لیے کیے جانے والے اہم اقدامات درج ہیں۔

باکس4.4 مکاناتی مالکاری کے فروغ کے لیے کیے جانے والے اہم اقدامات

- پاکستان مورگیج ری فنانس کمپنی(پی ایم آر سی): مورگیج ری فنانس کمپنی کے قیام سے بینکوں اور مالی اداروں کو اپنے مکاناتی مالکاری جزدان کے عوض طویل مدتی فنڈنگ ملے گی۔ اس سے ملک میں رہن کی بنیادی منڈی کی نمو میں حائل بڑے مسائل حل ہوں گے۔ پی ایم آر سی بینکوں کے لیے پرکشش نرخوں پر طویل مدتی فنڈنگ کا محفوظ ذریعہ بنے گی۔ سال کے دوران ایس ای سی پی کے تحت اس کا قیام عمل میں آیا اور اس کا بورڈ بھی تشکیل دیا گیا۔ علاوہ ازیں وفاقی حکومت اور بینکوں نے اس کمپنی کی ایکویٹی میں اپنا متعلقہ حصہ شامل کیا۔ مزید برآں، کثیر القومی اداروں کو بھی پی ایم آر سی کی ایکویٹی میں شراکت کے لیے قائل کیا جارہا ہے۔

- مکاناتی مالکاری کا جائزہ سروے: سال کے دوران ڈی ایف آئی ڈی کے اشتراک سے پاکستان میں مکاناتی مالکاری پر جائزہ سروے کا آغاز کیا گیا۔ قومی سطح کے اس سروے میں پاکستان کے اہم شہری اور دیہی علاقے شامل تھے۔ سروے کا مقصد طلب و رسد میں درپیش مسائل پر غور کرنا تھا جو کہ ملک میں مکاناتی مالکاری کی نمو میں رکاوٹ بنے ہوئے ہیں۔ اس سروے کے ذریعے نہ صرف قرض گیروں (عوام) کی رائے بلکہ رہن قرض گاروں کا نقطہ نظر بھی معلوم کیا گیا۔ سروے کے نتائج مرتب کیے گئے اور انہیں پالیسی فریم ورک کو مزید مستحکم کرنے اور مکاناتی مالکاری کی پالیسی کو مزید بااختیار بنانے کے لیے استعمال کیا جائے گا۔

- بینکاری عدالت کے ججوں کی استعداد کاری: بینکاری عدالتیں پاکستان میں مکاناتی مالکاری کے شعبے کے حوالے سے اہم اسٹیک ہولڈرز ہیں۔ رہن مالکاری ضبطی کے مقدمات میں فیصلہ ساز ہونے کے ناتے بینکاری عدالت کے ججوں کے لیے ضروری ہے کہ وہ مکاناتی مالکاری کی صنعت کی حالیہ پیش رفتوں سے باخبر ہوں۔ اس امر کا ادراک کرتے ہوئے اور رہن بینکاری صنعت کی استعداد کاری کے اقدامات کے تسلسل میں وزارت قانون، انصاف اور انسانی حقوق کی شراکت سے پنجاب جوڈیشل اکیڈمی لاہور میں بینکاروں اور بینکاری عدالتوں کے ججوں کے لیے تبادلہ خیال پر مبنی سیشن کا انعقاد کیا گیا۔ ججوں کی جانب سے سیشن کو سراہتے ہوئے اسے یادیں تازہ کرنے اور اس صنعت میں حالیہ پیش رفتوں اور موجودہ مسائل کو سمجھنے کے لیے ادراک کے فروغ میں مفید قرار دیا۔

- ضبطی قوانین میں ترامیم: اسٹیٹ بینک کی مشترکہ کوششوں کے بعد سال کے دوران قومی اسمبلی اور سینیٹ نے فنانشل انسٹی ٹیوشن (ریکوری آف فنانسز) آرڈیننس،(ایف آئی آر او)2001ء میں ترامیم کی منظوری دی۔ ترمیم کے باعث بینکوں کو نادہندگان کے خلاف کارروائی کے لیے درکار قانونی تحفظ ملا اور لہٰذا اس سے ملک میں مکاناتی مالکاری کو تقویت ملے گی۔

4.7 انفراسٹرکچر مالکاری

قومی پیداوار اور اقتصادی نمو میں اضافے کا باعث بن کر انفراسٹرکچر کسی بھی ملک کی ترقی میں اہم کردار ادا کرتا ہے۔ توانائی، مواصلات، پانی کی فراہمی، سیوریج ٹریٹمنٹ اور ٹرانسپورٹ کا بہتر معیار اور سروس کوریج بھی شہریوں کے معیار زندگی کو بہتر بنانے کے لیے اہم ہے۔ سال کے دوران بینکوں / ترقیاتی مالی اداروں کے انفراسٹرکچر مالکاری کے جزدان میں 65 فیصد کی متاثر نمو ہوئی اور یہ 541.6 ارب روپے تک بڑھ گئے۔ یہ اضافہ زیادہ تر بجلی سازی، سڑکوں کے انفراسٹرکچر، پیٹرولیم اور تیل و گیس(او اینڈ جی) شعبوں میں دیکھا گیا۔

4.7.1 سبز بینکاری

پاکستان موسمیاتی تبدیلیوں کے حوالے سے سب سے زیادہ زد پذیر ہونے والے ممالک میں شامل ہیں۔ گلیشیئرز کا تیزی سے پگھلنا، متواتر سیلاب اور گرمی کی لہریں ان خطرات کی عکاس ہیں۔ سبز بینکاری میں بینکاری روایات کی تنظیم نو کرنے کا تصور دیا گیا ہے تاکہ وہ اپنی پالیسیوں، مصنوعات اور آپریشنز میں وسائل کی کارکردگی، قابل تجدید توانائی اور ماحولیاتی تحفظ کو شامل کرلیں۔ اس لیے سبز بینکاری پاکستان کے 2 بڑے مسائل توانائی کی کمی اور موسمیاتی تبدیلی حل کرنے کی صلاحیت رکھتی ہے۔ ملک کے لیے سبز بینکاری کی اہمیت اور اس جانب عالمی مالی نظام کی بڑھتی ہوئی دلچسپی کو مدنظر رکھتے ہوئے، اسٹیٹ بینک کے ترقیاتی مالی گروپ(ڈویلپمنٹ فنانس گروپ) نے سبز بینکاری کے اقدامات پر توجہ دینے کے لیے ایک خصوصی سبز بینکاری یونٹ (گرین بینکنگ یونٹ) قائم کیا تھا۔ اس یونٹ نے سبز بینکاری پر ایک بنیادی خاکہ (کنسیپٹ پیپر) مرتب تاکہ سفارشات کا ایک فریم ورک بن سکے جس پر بینک عملدرآمد کریں۔ اسٹیٹ بینک نے آئی ایف سی کے قابل تسلسل بینکاری نیٹ ورک (ایس بی این) کی رکنیت کامیابی سے حاصل کی، جو کہ علمی تبادلے اور قابل تسلسل بینکاری پر مہارت حاصل کرنے کے لیے بینکوں کے ضابطہ کاروں کی عالمی ایسوسی ایشن ہے۔

4.7.2 سبز بینکاری کی ترقی کے لیے رہنما خطوط

بینکاری ضابطہ کار سبز بینکاری کے رہنما اصولوں کو بطور آلہ استعمال کرتے ہیں جس کا مقصد بینکوں / ترقیاتی مالی اداروں کی تزویراتی توجہ کو بڑھانا اور سبز، ماحول دوست سرگرمیوں، کاروباروں اور منصوبوں کے لیے مالکاری کی سہولتوں کی دستیابی کو بہتر بنانا ہے۔ اس مقصد کے تحت سبز بینکاری کے رہنما اصولوں کا مسودہ بین الاقوامی کنسلٹنٹ کی معاونت سے مرتب کیا گیا، جسے جی آئی زیڈ (دی جرمن ڈویلپمنٹ کوآپریشن ایجنسی) نے اس میں شامل کیا تھا۔ داخلی اور بیرونی فریقوں کی آراء کو شامل کرنے کے بعد ان رہنما اصولوں کو م س17ء میں جاری کیا جائے گا۔

4.7.3 قابل تجدید توانائی سے بجلی سازی کی مالکاری کی اسکیم پر نظر ثانی

جون 2016ء میں قابل تجدید توانائی کی مالکاری کی نظر ثانی شدہ اسکیم کا اجرا کیا گیا۔ اسکیم کے تحت پن، شمسی، پون توانائی اور گنے کے پھوک سمیت دیگر قابل تجدید توانائی کے منصوبوں کی چھوٹے پیمانے پر تنصیب کے لیے قرض گیر 6 فیصد کی قدرے رعایتی شرح سود پر 12 سال کے لیے 6 ملین روپے تک کی رقم حاصل کرسکتے ہیں۔ مزید برآں، اس اسکیم میں نیپرا کی نیٹ میٹرنگ ضوابط 2015ء کے تحت 1 میگاواٹ سے کم کے قابل تجدید توانائی کے منصوبوں کے قیام کے لیے بھی مراعات دی گئیں ہیں۔ توقع ہے کہ نظر ثانی شدہ اسکیم قابل تجدید توانائی میں منافع بخش سرمایہ کاری کے لیے بہترین نمونے پیش کرے گی اور اس ابھرتی ہوئی منڈی میں اپنے حصے کے حصول کے لیے مالکاری حکمت عملی اور مصنوعات / خدمات کو اس اسکیم کے تحت ڈھالنے کے ضمن میں بینکوں کی حوصلہ افزائی ہوگی۔

4.7.4 سبز بینکاری پر کثیر القومی ایجنسیوں کے ساتھ تعاون

اسٹیٹ بینک سبز بینکاری کے اقدامات کو فروغ دینے کے لیے کثیر القومی ایجنسیوں کے ساتھ بھرپور تعاون کررہا ہے۔ دوران سال تعاون کے اقدامات درج ذیل ہیں۔

- اپنے قابل تجدید توانائی اور توانائی کی کارکردگی کے پروگرام کے چوتھے مرحلے پر عملدرآمد کے لیے جی آئی زیڈ کے ساتھ شراکت داری کی گئی۔
- اے ایف ڈی (فرینچ ڈویلپمنٹ کوآپریشن ایجنسی) نے پاکستان میں قابل تجدید توانائی کے منصوبوں کی مالکاری کے لیے قرضے کی سہولت (کریڈٹ لائن) کے قیام میں دلچسپی کا اظہار کیا۔ اے ایف ڈی اس کریڈٹ لائن کی طلب کے تعین کے لیے ممکن العمل مطالعہ (فزیبلیٹی اسٹڈی) کے انعقاد کے لیے کنسلٹنس سے رابطے کررہی ہے۔
- قابل تجدید توانائی کے حجم کو بڑھانے کے لیے گول میز اجلاسوں کے انعقاد کے لیے عالمی بینک سے تعاون۔
- آئی ایف سی کے ساتھ پاکستان میں بینکوں / ترقیاتی مالی اداروں میں ماحولیاتی اور سماجی خطرے کے انتظام پر ان کے سروے کی تکمیل کے لیے آئی ایف سی کی اعانت کی گئی۔

4.7.5 سبز بینکاری، قابل تجدید توانائی اور توانائی کے کفایتی استعمال کے لیے مالکاری

سال کے دوران کراچی، اسلام آباد، لاہور، فیصل آباد اور سیالکوٹ میں جی آئی زیڈ کے تعاون سے آگہی کے لیے متعدد سیشنز منعقد ہوئے۔ ان سیشنز میں تقریباً 250 سینئر ریجنل رسک منیجرز، رسک ہیڈز، کریڈٹ ہیڈز اور بینکوں / ڈی ایف آئیز کے فیلڈ عملے کے ارکان اور علاقائی چیمبر / ایسوسی ایشنز کے نمائندوں نے شرکت کی۔ اس کے ساتھ کراچی میں جی آئی زیڈ کے تعاون سے بینکوں / ڈی ایف آئیز کے لیے توانائی کے کفایتی استعمال کے لیے مالکاری کی بابت ایک تربیتی پروگرام منعقد کیا گیا۔ ان تربیتی / آگاہی سیشنز میں جی آئی زیڈ کی جانب سے شامل کیے گئے سبز بینکاری کے بین الاقوامی ماہرین نے معاونت کی۔